(14)

میری صحت کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں

جن دوستوں کو اچھی خوابیں آتی ہیں انہیں دعاؤں سے غافل نہیں ہونا چاہیے

(فرمودہ 6 اپریل 1956ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"مجلس شورٰی سے چند دن پہلے میری طبیعت بحال ہو گئی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیّت کے مطابق ابھی میری کچھ اَور زندگی باقی ہے تو میں اُس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق سلسلہ کا کچھ کام کر سکوں گا لیکن مجلس شورٰی کے کام نے میری طبیعت پر بوجھ ڈال دیا ہے۔ پھر اس کے بعد ملاقاتیں بھی کرنی پڑیں اور لاہور کا سفر بھی ہوا جس کی وجہ سے اَور بھی کوفت ہوئی۔ اِن سب وجوہ کی وجہ سے میری صحت اِس قدر برباد ہوئی اور کل صبح تو ایسی حالت تھی کہ میرا خیال تھا کہ اب دو دن کی زندگی بھی میرے لیے ناممکن ہے۔ دماغ اِتنا پریشان تھا کہ کسی کل بھی سکون نصیب نہیں ہوتا تھا۔ کمرہ میں ٹہلتے ٹہلتے پاؤں شَل ہو جاتے تھے اور کسی چیز کی طرف ذرا سا دیکھنے سے بھی سر چکرا جاتا تھا۔ میرے کمرہ میں گھڑی لگی ہوئی ہے۔ پہلے عینک لگا کر ٹہلتے ٹہلتے وقت معلوم کر لیتا تھا۔ لیکن کل صبح یہ حالت تھی کہ ہر چیز تاریک معلوم ہوتی تھی اور وقت

دیکھنا بھی مشکل تھا۔ رات نہایت کرب اور گھبراہٹ میں گزری۔ سفر کی وجہ سے پیٹ میں بھی خرابی پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے اِجابت بھی صحت والی نہیں ہوئی۔ صبح جو اِجابت ہوئی وہ اِتنی سبز تھی جیسے درخت کے تازے پتے ہوتے ہیں۔ اِس کے معنے یہ تھے کہ جگر بالکل کام نہیں کر رہا۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی اپنے خطبات میں بتایا ہے جن دنوں دوست زیادہ دعائیں کرتے ہیں میری طبیعت سنبھلنے لگ جاتی ہے اور جب وہ دعاؤں میں کوتاہی کرتے ہیں تو طبیعت بگڑنے لگ جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ دو چیزیں میری صحت کے راستہ میں روک بنتی ہیں۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ جب میں کام شروع کر دیتا ہوں تو دوست سمجھتے ہیں کہ میں اب اچھا ہوگیا ہوں۔ وہ دعاؤں میں غفلت سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔ دوسرے وہ مجھ پر کام کا زیادہ بوجھ ڈال دیتے ہیں جس کی وجہ سے میرا زیادہ سے زیادہ وقت مصروف رہتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میرا دماغ تھک جاتا ہے اور اِس کا صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اِس طرح دل پر سے قبضہ جاتا رہتا ہے اور گھبراہٹ اور خفقان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ پچھلے دنوں جب میری طبیعت اچھی تھی میں سمجھتا تھا کہ اگر میری طبیعت ایک دو ماہ ایسی ہی رہی تو شاید میرا دل قابو میں رہے۔ طبیعت متواتر کچھ عرصہ تک ایک ہی طرح رہے تو جسم کو اس کی عادت ہو جاتی ہے لیکن کچھ عرصہ طبیعت اچھی رہنے کے بعد کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پھر کوئی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ عادتیں ایک ایک، دو دو ماہ میں پڑتی ہیں صرف چند دن ایک ہی ڈگر پر چلنے سے عادت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ بیماری کے باربار آنے سے جسم میں بیماری کی عادت پیدا ہوتی ہے اور صحت کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ بہرحال مجھے اِس وقت ایسی تکلیف ہے جس کی وجہ سے کوئی کام کرنا بھی ناممکن ہے۔ نہ کسی کام کی طرف میں پوری توجہ دے سکتا ہوں، نہ قرآن کریم کا ترجمہ کرسکتا ہوں اور نہ کوئی نوٹ لکھوا سکتا ہوں۔ جس وقت اللہ تعالیٰ طبیعت بحال کرے گا میں کچھ کام کرسکوں گا۔ آج جو میری حالت ہے اُس سے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں ایک منٹ کے لیے بھی کوئی کام نہیں کرسکتا لیکن اِس سے قبل ایک ایک گھنٹہ بلکہ دو دو گھنٹے بھی کام کرسکتا تھا۔

اِس کی وجہ سے بیشک کچھ وقت تک کمزوری محسوس ہوتی تھی لیکن تھوڑی دیر کے بعد طبیعت بحال ہو جاتی تھی۔ مگر آج میری یہ کیفیت ہے کہ کسی جگہ ذرا دیر بھی نظر ڈالنے سے دماغ بوجھ محسوس کرتا ہے۔ ٹہلتے ٹہلتے گھڑی پر نظر ڈالتا ہوں یا باہر دیکھتا ہوں تو یہ دماغ کی تھکان کے لیے کافی سبب ہو جاتا ہے۔

پس جو دوست سمجھتے ہیں کہ جو کام میں نے اپنے ذمہ لگایا ہے اور باوجود بیماری کے میں کر رہا ہوں وہ اسلام اور سلسلہ کے لیے مفید ہے وہ میری صحت کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں۔ پچھلے اکتوبر اور نومبر میں دوستوں نے جو دعائیں کی تھیں اُن کی وجہ سے میری طبیعت یکدم بحال ہوگئی تھی۔ کراچی سے جب میں آیا تو میری طبیعت سخت خراب ہوگئی تھی لیکن دعاؤں کے نتیجہ میں وہ صورت جاتی رہی۔ جب میں یورپ گیا تو وہاں کے ڈاکٹروں نے بھی کہا تھا کہ آپ کی صحت معجزانہ ہے اور جب میں واپس آیا تو شروع شروع میں تو میری طبیعت خراب رہی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میں کوئی کام بھی نہیں کر سکتا لیکن جب دوستوں نے دعائیں شروع کیں تو میری طبیعت اِتنی بحال ہوگئی کہ میں دسمبر میں کام بھی کرتا رہا اور پھر جلسہ پر تقریریں بھی کیں اور کئی سفر بھی مجبوراً کرنے پڑے۔ جنوری کا مہینہ بھی اِسی حالت میں گزر گیا۔ فروری میں طبیعت خراب ہونے لگی۔ مارچ میں کام کرنا پڑا۔ اس لیے اپریل میں طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ جس وقت اس قسم کی کوفت ہوتی ہے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آپ اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اسے سمجھائیں لیکن یہ بات غلط ہوتی ہے۔ مجھے اپنے آپ کو سمجھانے کی بھی طاقت نہیں ہوتی بلکہ سمجھانے سے اَور زیادہ گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ طبیعت گھبرا کر سمجھانا چھوڑ دیتی ہے۔ پس طبیعت کو سمجھانا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

بعض دوستوں نے بڑی اچھی خوابیں دیکھی ہیں لیکن ان خوابوں کی وجہ سے بہت سے دوست غلط فہمی میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں حالانکہ جب انبیاء کی خوابوں کی بھی تعبیریں ہوتی ہیں تو مومنوں کی خوابوں کی کیوں تعبیر نہ ہو۔ پس یہ طریق غلط ہے کہ کوئی اچھا خواب دیکھا تو بیٹھ گئے اور یہ سمجھ لیا کہ اب اچھے ہو جائیں گے اور اِس کی وجہ سے دعاؤں میں کمی کر دی۔ بلکہ

خواب دیکھنے کے بعد انسان کی ذمہ داری اَور بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اَور زیادہ دعائیں کرے تاکہ خداتعالیٰ اس کی خواب کو سچا کر دے۔ دعاؤں میں کمزوری دکھانے کے تو یہ معنے ہیں کہ وہ اپنی خواب یا خداتعالیٰ کے وعدہ کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ دعائیں کرنے لگ جائے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ اپنی خواب اور خداتعالیٰ کے وعدہ کو سچا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جن دوستوں کو اچھی خوابیں آتی ہیں انہیں دعاؤں سے غافل نہیں ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ غفلت اللہ تعالیٰ کے فضل میں کمی کر دیتی ہے۔ بہرحال اِن دنوں بہت سے دوستوں نے اچھی خوابیں دیکھی ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی اَوْ یُرٰی لَہٗ 1 مومن یا تو خود اچھی خوابیں دیکھتا ہے یا اُس کے متعلق دوسروں کو اچھی خوابیں دکھائی جاتی ہیں۔ اور یہ اُس کے ایمان کی تقویت کا موجب ہوتی ہیں۔ نومبر کے آخر میں جو دعاؤں کی تحریک کی گئی تھی اُس کا یہ نتیجہ نکلا کہ دوستوں کی خوابوں کے ساتھ ساتھ مجھے بھی خداتعالیٰ نے بشارتیں دینی شروع کیں۔ اور یہ صاف بات ہے کہ دوسرے شخص کی بشارتوں اور اپنی بشارتوں میں فرق ہوتا ہے۔ اپنی بشارتیں براہِ راست حاصل ہوتی ہیں اور وہ ایمان کی تقویت کا زیادہ موجب ہوتی ہیں۔ دوسرے کی بشارتوں کے متعلق دل میں شبہ رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بلّی کو چھیچھڑوں کی خوابوں والا معاملہ ہو۔ اُن کی یہ خواہش ہو کہ میں اچھا ہو جاؤں اور وہ اس کے مطابق خوابیں دیکھنے لگ گئے ہوں۔ پس براہِ راست بشارتیں ملنے کی وجہ سے میرے دل کو بہت تقویت حاصل ہوتی تھی لیکن کچھ دنوں سے پھر طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ دوستوں نے مجھے شوریٰ میں کام کرتے دیکھا تو انہوں نے خیال کر لیا کہ اب میں اچھا ہو گیا ہوں اور اپنا نفس بھی کسی حد تک کام کرنے کی وجہ سے مغرور ہوا اور اس سے دعاؤں میں سُستی پیدا ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود مجھے براہِ راست جو بشارتیں مل رہی تھیں اُن میں بھی کمی آ گئی اور اس کے نتیجہ میں بھی طبیعت میں افسردگی پیدا ہو گئی۔ درحقیقت شوریٰ کے بعد سے طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ پھر سفر پر گئے اور ربوہ سے باہر تین چار دن رہے۔ اُس وقت بھی طبیعت خراب رہی اور پھر یہ خرابی بڑھتی چلی گئی اور آج وہ اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ آج میرا ہر عضو کام کرنے سے جواب دینے لگ گیا تھا، نظر کمزور ہو گئی تھی،

معدہ اور انتڑیوں میں بھی خرابی پیدا ہو گئی تھی اور اعصاب میں بھی نقص واقع ہو گیا تھا۔ غرض میرا کوئی عضو صحیح طور پر کام نہیں کر سکتا تھا"۔ (الفضل 19 اپریل 1956ء)

---

1 : ترمذی ابواب الرؤیا باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات (مفہوماً)